صحیح بخاری

أمیر المؤمنین فی الحدیث

أبو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری

ترجمہ و تشریح

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ

تقدیم و نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

اسلامیہ مکتبہ
MAKTABA ISLAMIA

CamScanner



صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث

أبو عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد داؤد راز

تقدیم و نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

تخریج فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

۷

مکتبہ اسلامیہ

CamScanner

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
کِتَابُ الطَّلَاقِ	23
اللہ تعالیٰ نے سورۂ طلاق میں فرمایا	23
اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں؟	24
طلاق دینے کا بیان اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے سامنے طلاق دے	25
اگر کسی نے تین طلاق دے دی تو جس نے کہا کہ تینوں طلاق ہو جائیں گی	28
جس نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا	35
جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا کیا	36
جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے	37
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ''اے پیغمبر! جو چیز اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہے اسے تو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے''	38
نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی	41
اگر کوئی جبراً بیوی کو اپنی بہن کہہ دے تو نہ اس عورت پر طلاق پڑے گی اور نہ ہی مرد پر ظہار کا کفارہ لازم ہوگا	42
زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم	42
خلع کے بیان میں اور خلع میں طلاق کیونکر پڑے گی؟	47
میاں بیوی میں نااتفاقی کا بیان	49
اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گی	50
اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر ڈالے	51
بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفارش کرنا	52
آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ..... کی تفسیر	53
اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی عدت کا بیان	53
اس بیان میں کہ جب مشرک یا نصرانی عورت جو معاہد مشرک یا حربی مشرک کے نکاح میں ہو اسلام لائے	54
آیت لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ..... کی تفسیر	56
جو شخص گم ہو جائے اس کے گھر والوں اور جائیداد میں کیا عمل ہوگا	57
ظہار کا بیان	60
اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے، تو کیا حکم ہے؟	60
لعان کا بیان	64
جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے اور صاف نہ کہہ سکے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟	67
لعان کرنے والے کو قسم کھلانا	67
لعان کی ابتدا مرد کرے گا (پھر عورت)	68
لعان اور لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان	68
مسجد میں لعان کرنے کا بیان	69
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: ''اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا''	70
اس بارے میں کہ لعان کرنے والی کا مہر ملے گا	71
حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا: تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرتا ہے؟	72
لعان کرنے والوں میں جدائی کرانا	73
لعان کے بعد عورت کا بچہ (جس کو مرد کہے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) ماں سے ملا دیا جائے گا	73
امام یا حاکم لعان کے وقت یوں دعا کرے: یا اللہ! جو اصل حقیقت ہے وہ کھول دے	74
جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت گزار کر دوسرے شوہر سے شادی کی لیکن دوسرے شوہر نے	

CamScanner

مضمون	صفحہ نمبر
ایک آدمی کا پورا کھانا دو کے لیے کافی ہوسکتا ہے	121
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے (اور کافر سات آنتوں میں)	121
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے (اور کافر سات آنتوں میں)	122
تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے؟	123
بھنا ہوا گوشت کھانا	124
خزیرہ کا بیان	124
پنیر کا بیان	126
چقندر اور جو کھانے کا بیان	126
گوشت کے پکنے سے پہلے اسے ہانڈی سے نکال کر کھانا اور منہ سے نوچنا	127
بازو کا گوشت نوچ کر کھانا درست ہے	127
گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا	129
رسول کریم ﷺ نے کبھی کسی قسم کے کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا ہے	129
جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا درست ہے	129
نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوراک کا بیان	130
تلبینہ یعنی حریرہ کا بیان	132
ثرید کا بیان	133
کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور شانہ اور پسلی کے گوشت کا بیان	134
سلف صالحین اپنے گھر میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا میسر ہوتا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھ لیا کرتے تھے	134
حیس کا بیان	136
چاندی کے برتن میں کھانا کیسا ہے؟	138
کھانوں کا بیان	138
سالن کا بیان	140
میٹھی چیز اور شہد کا بیان	140
کدو کا بیان	141
اپنے دوستوں اور مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا تکلف سے تیار کرائے	142
صاحب خانہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی وہ کھائے	142
شوربہ کا بیان	143
خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کا بیان	143
جس نے ایک ہی دسترخوان پر کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی	144
تازہ کھجور اور ککڑی ایک ساتھ کھانا	145
ردی کھجور (بطور راشن تقسیم کرنے) کے بیان میں	145
تازہ کھجور اور خشک کھجور کے بیان میں	146
کھجور کے درخت کا گوند کھانا جائز ہے	148
عجوہ کھجور کا بیان	149
دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا	149
کھجور کے درخت کی برکت کا بیان	149
ککڑی کھانے کا بیان	150
ایک وقت میں دو طرح کے (پھل) یا دو قسم کے کھانے جمع کر کے کھانا	150
دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلا کر کھانے پر بٹھانا	150
لہسن اور دوسری (بدبودار) ترکاریوں کا بیان	151
کباث کا بیان اور وہ پیلو کے درخت کا پھل ہے	152
کھانا کھانے کے بعد کلی کرنے کا بیان	152
رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا	153
رومال کا بیان	153
کھانا کھانے کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟	154
خادم کو بھی ساتھ میں کھانا کھلانا مناسب ہے	154
شکر گزار کھانے والا (ثواب میں) صابر روزہ دار کی طرح ہے	155
کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو اور دوسرا شخص بھی اس کے ساتھ طفیلی ہو جائے تو اجازت لینے کے لیے.....	155
شام کا کھانا حاضر ہو تو نماز کے لیے جلدی نہ کرے	156
آیت فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا کی تفسیر	157

maktabaqudduSia.com

CamScanner

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطَّلَاقِ
طلاق کے مسائل کا بیان

[بَابٌ:] وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ﴾ . [الطلاق: ١]

﴿أَحْصَيْنَاهُ﴾ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ، وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ.

باب: اللہ تعالیٰ نے سورۂ طلاق میں فرمایا:

''اے نبی! تم اور تمہاری امت کے لوگ جب عورتوں کو طلاق دینے لگیں تو ایسے وقت طلاق دو کہ ان کی عدت اسی وقت شروع ہو جائے اور عدت کا شمار کرتے رہو'' (پورے تین طہر یا تین حیض) اور سنت کے مطابق طلاق یہی ہے کہ حالت طہر میں عورت کو طلاق دے اور اس طہر میں عورت سے ہم بستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔ لفظ "احصیناہ" کے معنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔

تشریح: لغت میں طلاق کے معنی بند کھول دینا اور چھوڑ دینا ہے اور اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں اس پابندی کو اٹھا دینا جو نکاح کی وجہ سے خاوند اور بیوی پر ہوتی ہے۔ حافظ نے کہا کبھی طلاق حرام ہوتی ہے جیسے خلاف سنت طلاق دی جائے (مثلاً حالت حیض میں یا تین طلاق ایک ہی مرتبہ دے دے یا اس طہر میں جس میں وطی کر چکا ہو) کبھی مکروہ جب بلا سبب محض شہوت رانی اور نئی عورت کی ہوس میں ہو، کبھی واجب ہوتی ہے جب شوہر اور زوجہ میں مخالفت ہو اور کسی طرح میل نہ ہو سکے اور دونوں طرف کے پنچ طلاق ہی ہو جانی مناسب سمجھیں۔ کبھی طلاق مستحب ہوتی ہے جب عورت نیک چلن نہ ہو، کبھی جائز مگر علما نے کہا ہے کہ جائز کسی صورت میں نہیں ہے مگر اس وقت جب نفس اس عورت کی طرف خواہش نہ کرے اور اس کا خرچ اٹھانا بے فائدہ پسند نہ کرے۔ میں (مولانا وحید الزماں) کہتا ہوں اس صورت میں بھی طلاق مکروہ ہوگی۔ خاوند کو لازم ہے کہ جب اس نے ایک عفیفہ پاک دامن عورت سے جماع کیا تو اب اس کو نباہ ہے اور اگر صرف یہ امر کہ اس عورت کو دل نہیں چاہتا طلاق کے جواز کی علت قرار دی جائے تو پھر عورت کو بھی طلاق کا اختیار ہونا چاہیے۔ جب وہ خاوند کو پسند نہ کرے حالانکہ ہماری شریعت میں عورت کو طلاق کا اختیار بالکل نہیں دیا گیا۔ (ہاں خلع کی صورت ہے جس میں عورت اپنے آپ کو مرد سے جدا کر سکتی ہے جس کے لئے شریعت نے کچھ ضوابط رکھے ہیں جن کو اپنے مقام پر لکھا جائے گا) نکاح کے بعد اگر زوجین میں خدانخواستہ عدم موافقت پیدا ہو تو اس صورت میں حتی الامکان صلح صفائی کرائی جائے جب کوئی بھی راستہ نہ بن سکے تو طلاق دی جائے۔ ایک روایت ہے کہ ((اَبْغَضُ الْحَلَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الطَّلَاقُ)) (او کما قال) یعنی حلال ہونے کے باوجود طلاق عند اللہ بہت ہی بری چیز ہے مگر صد افسوس کہ آج بھی بیشتر مسلمانوں میں یہ بیماری حد سے آگے گزری ہوئی ہے اور کتنے ہی طلاق سے متعلق مقدمات غیر مسلم عدالتوں میں دائر ہوتے رہتے ہیں۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کے (عند الاحناف) وقوع نے تو اس قدر بیڑہ غرق کیا ہے کہ کتنی نوجوان لڑکیاں زندگی سے تنگ آ جاتی ہیں۔ کتنی غیر مذہب میں داخلہ لے کر خلاصی حاصل کرتی ہیں مگر علمائے احناف ہیں الا ماشاء اللہ جوٹس سے مس نہیں ہوتے اور برابر وہی دقیانوسی فتویٰ صادر کئے جاتے ہیں پھر حلالہ کا راستہ اس قدر مکروہ اختیار کیا ہوا ہے کہ جس کے تصور سے بھی غیرت انسانی کو شرم آ جاتی ہے۔ اس بارے میں مفصل مقالہ آگے آ رہا ہے جو غور سے مطالعہ کے قابل ہے۔ جس کے لئے میں اپنے عزیز بھائی مولانا عبد الصمد رحمانی خطیب دہلی کا ممنون ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

CamScanner

٣٤٠٠، ٣٥٧٧؛ ابن ماجه: ٢٠٢٢] ادا کرنے سے عاجز بن جائے یا احمق ہو جائے۔

تشریح: تو وہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوگا؟ ہرگز نہیں مطلب یہ کہ اس طلاق کا شمار ہوگا۔

٥٢٥٣۔ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ. [راجع: ٤٩٠٨]

(۵۲۵۳) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور ابو معمر عبداللہ بن عمرو منقری نے کہا (یا ہم سے بیان کیا) کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا: یہ طلاق جو میں نے حیض میں دی تھی مجھ پر شمار کی گئی۔

تشریح: یعنی اس کے بعد مجھ کو دو ہی طلاقوں کا اور اختیار رہا۔ ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا نے اسی سے دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما خود کہتے ہیں کہ یہ طلاق شمار کی گئی تو اب اس کے وقوع میں کیا شک رہا۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا صرف قول حجت نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شمار کئے جانے کا حکم دیا۔ میں (وحید الزماں) کہتا ہوں کہ سعید بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی اور ابوزبیر نے اس کے خلاف روایت کی۔ اس کو ابوداؤد وغیرہ نے نکالا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طلاق کو کوئی چیز نہیں سمجھا اور شعبی نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ طلاق شمار نہ ہوگی۔ اس کو ابن عبدالبر نے نکالا اور ابن حزم نے باسناد صحیح نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی نکالا کہ اس طلاق کا شمار نہ ہوگا اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی نکالا کہ انہوں نے اپنی عورت کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔ حافظ نے کہا یہ سب روایتیں ابوزبیر کی روایت کی تائید کرتی ہیں اور ابوزبیر کی روایت صحیح ہے اس کی سند امام مسلم کی شرط پر ہے۔ اب خطابی اور قسطلانی وغیرہ کا یہ کہنا کہ ابوزبیر کی روایت منکر ہے قابل قبول نہ ہوگی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ نافع ابوزبیر سے زیادہ ثقہ ہے اور نافع کی روایت یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا صحیح نہیں کیونکہ ابن حزم نے خود نافع ہی کے طریق سے ابوزبیر کے موافق نکالا ہے۔ (وحیدی)

بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

باب: طلاق دینے کا بیان اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے سامنے طلاق دے

٥٢٥٤۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ. فَقَالَ لَهَا: ((لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ)) قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ: رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ

(۵۲۵۴) ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا، کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جون کی بیٹی (امیمہ یا اسماء) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے تو اس نے یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: ''تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے، اپنے میکے چلی جاؤ۔'' ابوعبداللہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو

٥٢٥٦ ، ٥٢٥٧ـ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَأَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيْلَ ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ. [راجع: ٥٢٥٥ ، ٥٦٣٧]

(۵۲۵۶،۵۷) اور حسین بن ولید نیشا پوری نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن نے، ان سے عباس بن سہل نے، ان سے ان کے والد (سہل بن سعد) اور ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا، پھر جب وہ آنحضرت ﷺ کے یہاں لائی گئیں، آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ناپسند کیا۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ان کا سامان تیار کردیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انہیں پہننے کے لیے دے دیں۔''

تشریح: زبان دراز قسم کے معاندین نے اس واقعہ کو بھی اچھالا ہے حالانکہ ان کی ہفوات محض ہفوات ہیں۔ پہلے اس عورت سے نکاح ہوا تھا، بعد میں بوقت خلوت اسے شیطان نے ورغلا دیا تو اس نے یہ گستاخی کی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر اسے کنایتاً طلاق دے دی اور عزت آبرو کے ساتھ اسے رخصت کردیا، بات ختم ہوئی مگر دشمنوں کو ایک شوشہ چاہیے۔ سچ ہے:

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، بِهٰذَا. [راجع: ٥٢٥٥]

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے حمزہ نے، ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح بیان کیا۔

٥٢٥٨ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ غَلَّابٍ ، يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. قَالَ: تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا ، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟ [راجع: ٤٩٠٨]

(۵۲۵۸) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوغلاب یونس بن جبیر نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم ہے؟) اس پر انہوں نے کہا: تم ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت اپنی بیوی سے) رجعت کرلیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما چاہیں انہیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کیا: کیا اسے بھی آنحضرت ﷺ نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دے تو اس کا کیا علاج ہے؟

maktabaqadusia.com

تطلیقات ثلاثہ قرآن وحدیث کی روشنی میں:

مجلس واحد کی طلاق ثلاثہ خواہ بیک لفظ انت طالق ثلاثاً دی جائیں، یا متعدد الفاظ انت طالق، انت طالق، انت طالق سے دی جائیں۔ شرع کے حکم کے مطابق ان ہر ایک صورت میں ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور شوہر کے لئے رجعت کا حق باقی رہے گا۔ اس لئے کہ مجموعی طور پر ایک ہی وقت میں تین طلاقوں کا استعمال صریح معصیت اور کھلی ہوئی بدعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہور امت محمد ﷺ نے اس طریقہ کو شرعی اعتبار سے قطعاً حرام قرار دیا ہے اور اس طلاق کو طلاق بدعی بتایا ہے یعنی ایسی طلاق جس کا ثبوت نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ احادیث رسول ﷺ میں۔ قرآن کریم میں جو طریقہ طلاق دینے کا بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر طلاق تفریق کے ساتھ ہو یعنی ہر طلاق کا استعمال ہر طہر میں ہونا چاہیے نہ کہ ایک ہی طہر میں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾ (۲/البقرۃ:۲۲۹) یعنی طلاق شرعی جس کے بعد رجوع کیا جا سکتا ہے دو طہروں میں دی ہوئی دو طلاقیں ہیں پھر شوہر کے لئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں یا تو اچھے طریقہ سے اس کو روک لینا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ اسے رخصت کر دینا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں جمہور مفسرین نے یہی بتایا ہے کہ یہاں طلاق دینے کا قاعدہ تفریق کے ساتھ رب العالمین نے بتایا ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں امام رازی نے آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: "ان هذه الاية دالة على الامر بتفريق التطليقات۔" (تفسیر کبیر، ص: ۲۴۸ / ج: ۲) یعنی یہ آیت کریمہ دلالت کر رہی ہے اس حکم خداوندی پر کہ طلاق تفریق کے ساتھ دینی چاہیے یعنی الگ الگ طہر میں، ایک طہر میں نہیں۔ پھر آگے جمہور کا مسلک بتاتے ہوئے لکھتے ہیں: "لو طلقها اثنتين او ثلاثا لا يقع الا واحدة وهذا القول هو الا قيس۔" یعنی اگر کوئی شخص ایک ہی دفعہ دو طلاقیں دے یا تین طلاقیں دے تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور یہی قیاس کے زیادہ موافق بھی ہے یعنی عقلاً اور شرعاً یہی صحیح ہے۔ یہی چیز علامہ ابو بکر جصاص رازی نے اپنے احکام القرآن میں لکھی ہے: "ان الآية ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ تضمنت الامر بايقاع الاثنتين في مرتين فمن اوقع الاثنين في مرة فهو مخالف لحكمها۔" (احکام القرآن، ص: ۳۸۰۔ ج ۱) یعنی دو طلاق دو بار (دو طہر میں) واقع کرنے کے امر کو شامل ہے۔ پس جو کوئی دو طلاق ایک ہی دفعہ یعنی ایک ہی طہر پر واقع کرتا ہے وہ حکم خداوندی کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے علامہ نسفی نے بھی تفسیر مدارک میں اسی امر کو واضح کیا ہے کہ طلاق بالتفریق ہی صحیح ہے اور یہی فرمان خداوندی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: "التطليق الشرعي تطليقة بعد تطليقة على التفريق دون الجمع۔" (تفسیر مدارك، ص: ۱۷۱۔ ج: ۲) یعنی شرعی طلاق کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ہر طہر میں تفریق کے ساتھ طلاق دی جائے ایک ہی دفعہ میں نہ دی جائے۔ تفسیر نیشا بوری میں بھی اسی کی وضاحت کی گئی ہے: "التطليق الشرعي تطليقة بعد تطليقة على التفريق دون الجمع والارسال دفعة واحدة۔" یعنی طلاق شرعی وہ طلاق ہے جو الگ الگ اپنے اپنے وقت یعنی طہر میں دی جائے یہ نہیں کہ سب کو اکٹھی کر کے ایک ہی دفعہ دے دی جائے، یہ بالکل خلاف شرع ہے۔ پھر آگے علامہ ابوزید دبوسی کے حوالے سے اصحاب رسول کا مسلک بتاتے ہیں: " وزعم ابو زيد الدبوسي في الاسرار ان هذا قول عمر و عثمان وعلي وابن عباس وابن عمر وعمران بن حصين وابي موسى اشعري وابي الدرداء وحذيفة اجمعين ثم من هؤلاء من قال لو طلقها اثنتين او ثلاثا لا يقع الا واحدة وهذا هو الاقيس۔" یعنی ابوزید دبوسی نے الاسرار میں لکھا ہے کہ یہ قول حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت ابودرداء، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم کا ہے، پھر ان میں بعض اصحاب وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو شخص بیک وقت دو طلاق یا تین طلاق دیتا ہے تو صرف ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے اور یہی قول قیاس کے سب سے زیادہ موافق ہے۔ چنانچہ یہی مطلب آیت کریمہ کا ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں، علامہ شوکانی نے فتح القدیر میں، علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے۔ جب قرآن کریم سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ طلاق شرعی وہی طلاق ہے جو ہر طہر میں الگ الگ دی جائے۔ ایک طہر میں جس قدر بھی طلاقیں دی جائیں گی وہ قرآن کریم کے مطابق ایک ہی ہوں گی کیونکہ ہر ایک طہر ایک طلاق سے زیادہ کا محل ہی نہیں ہے۔ اب اگر کوئی شخص چند طلاقوں کا استعمال ایک طہر میں کرتا ہے تو وہ صریح حرمت کا ارتکاب کرتا ہے یعنی قانون خداوندی کو توڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ایک ہی طلاق کا اعتبار ہوگا۔ چونکہ ایک طہر ایک

CamScanner